

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق انظہار حقانی

استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

## مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری

۱۹۸۶ کی ڈائری

نفاذ شریعت اسلام کے لئے متحدہ شریعت محاذ کا قیام اور

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ اور مولانا سمیع الحق مدظلہ کی اس سلسلہ میں پارلیمانی مساعی

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب، اہل محلہ وگردو پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیر شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

حضرت شیخ الحدیثؒ نے اس سلسلہ میں مانسہرہ کے اجتماع میں فرمایا

ہمارا مطالبہ اسلام پر عمل اور تنفیذ

میں اس ضعف اور پیرانہ سالی میں اس لئے گھر سے نکلا ہوں کہ مسلمانوں کو خبردار کر دوں اور ان سے اپیل کروں کہ وہ متحد ہو کر حکومت پر واضح کر دیں کہ ہم صرف اسلام چاہتے نہیں بلکہ اس پر عمل بھی کروانا چاہتے ہیں اور ملک میں اس کو نافذ بھی کرنا چاہتے ہیں آج یہ مانسہرہ کا نہیں بلکہ تمام پاکستان کا اجتماع ہے اس میں کوہاٹ، بنوں، پشاور، لاہور اور کراچی سے بھی نمائندے شریک ہیں، میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ نفاذ شریعت کی تحریک میں غفلت، تساہل اور خاموشی اور مدہانت کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔

## مجھ سے بیعت کرنے کا تقاضا

آپ حضرات نے نفاذ شریعت کیلئے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور مجھے یہ عزت بخشی، واقعہ یہ ہے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، تاہم آپ میرے بزرگ ہیں اور میں نے بزرگوں کا حکم بجالایا اور اسی کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں اب اس کے بعد آپ کا اور تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر نفاذ شریعت کی مہم شروع کر دیں، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اسلام کو ترجیح دیں اسلام کی دعوت دیں اسلام کا ذکر کریں جیسے سلمان فارسیؓ سے کسی نے کہا کیا نام ہے؟ فرمایا، میرا نام اسلام ہے، کہا باپ کا نام کیا ہے؟ فرمایا اسلام، کہا ملک کا نام کیا ہے؟ فرمایا اسلام۔

## اسلام کے بارے میں کوئی تذبذب نہیں

ہمیں اسلام کے بارے میں کوئی تذبذب نہیں ہے اور آج جو نعرے لگ رہے ہیں جو خطرناک سیلاب آرہا ہے وہ اسلام کے خلاف ایک منصوبہ اور سازش ہے آپ سب متحد ہو کر حکومت پر واضح کر دیں کہ ہم صرف اور صرف اسلام چاہتے ہیں آپ حضرات خود علماء ہیں آپ نے میرے ہاتھ پر بیعت کر کے مجھ پر بڑا بوجھ ڈال دیا ہے مگر اب آپ کو بھی ایک وعدہ کرنا ہوگا آپ وعدہ کریں اس کے بعد آپ کی زندگی اسلام کے نفاذ اور اجراء کے لئے وقف ہوگی اور جب تک مکمل نظام اسلام نافذ نہیں ہو جاتا آپ آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔

بہر حال میں تو ملاقات کے لئے حاضر ہوا تھا اور یہ پیغام دینے کے لئے کہ ہم ملک میں صرف اور صرف نظام اسلام کا نفاذ اور مکمل اجراء چاہتے ہیں اگر یہ واقعہ ہے اور آپ کے بھی یہی جذبات ہیں تو پھر عملی میدان میں کام کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

## نفاذ اسلام کیلئے بیعت کی اہمیت

۱۳/۱۱/۱۹۸۶ء مدرسہ تحفہ القرآن پارہوتی مردان میں شیخ الحدیث کا خطاب

## بیعت تحریک نفاذ اسلام اور توڑنے پر وعید

محترم بزرگو! بھائیو! علماء کرام اور فضلاء عظام! آپ مجھ ناچیز کے ہاتھ بیعت کر رہے ہیں یہ بیعت تحریک نفاذ اسلام کیلئے ہے اور جب تک ہماری اندر جان موجود ہے، روح موجود ہے اس وقت تک ہم نفاذ

اسلام کی تحریک مساعی اور کوشش جاری رکھیں گے اور جب تک جسم میں روح موجود ہے یہ جدوجہد جاری رہے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی غلبہ دین کیلئے صحابہؓ سے بیعت لی تھی فَاسْتَبَشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ هَذَا هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (التوبة: ۱۱۱) بیعت ایک عہد ہے، ایک کوشش ہے، مسلسل جہاد کا وعدہ ہے فَمَنْ تَكَثَّرَ فَاتِّمَّا يَنْكُثْ عَلَى نَفْسِهِ (الفتح: ۱۰) جس نے بھی یہ عہد توڑا وہ گویا تباہی کے گڑھے میں جاگرا اس نے گویا خدا کا عہد توڑا۔

آپ حضرات خود مشائخ اور علماء کرام ہیں قوم اور ملک و ملت کے رہنما ہیں آپ نے مجھے جو یہ عزت دی ہے، میں ہرگز اس کا اہل نہیں یہ آپ حضرات کی مربیانہ شفقت ہے، خدا تعالیٰ ہمیں اس بیعت اور معاہدہ میں صادق اور سچا بنادے آمین، ہم ان شاء اللہ ہر ممکن جانی، مالی، بدنی کوشش کریں گے۔

**عمر بن عبدالعزیزؒ کے ہاں احیائے سنت کی اہمیت**

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ مجدد اول ہیں اور اپنے وقت کے خلیفہ ہیں فرماتے ہیں اگر میرے بدن کو ایک ایک عضو کر دیا جائے، میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں، میری بوٹیوں کا قیمہ بنادیا جائے مگر اس قربانی سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت زندہ ہو جائے تو یہ قربانی میرے لئے آسان ہے اور سعادت ہے فرمایا میری سلطنت ختم ہو جائے میری زندگی لے لی جائے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت زندہ رہے۔

**شریعت بل کی منظوری سے انحراف اور رکاوٹیں**

ہماری اور تمہاری کامیابی یہ ہے کہ شریعت کی بالادستی اور دین اسلام کے اجراء کے لئے ہر قربانی دے سکیں، ہمارے سامنے لوگ اسلام اسلام کے نعرے لگاتے ہیں، حکومت نے اسلام کا ڈھنڈورا پیٹا مولانا قاضی عبداللطیف اور برخوردار مسیح الحق نے ایوان بالا میں شریعت بل پیش کر دیا مگر اس کی تائید اور شرعی نظام کی حمایت نہ حکومت کر رہی ہے اور نہ سیاسی لیڈر۔

اسلام کے ٹھیکیدار حکمران! اب یہ صوبہ سرحد کا خلاصہ جمع ہے، پورے صوبے بلکہ پورے ملک کی نمائندگی یہ علماء کر رہے ہیں یہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ تم نے جو نفاذ اسلام کا ٹھیکہ اٹھا رکھا ہے وہ اسلام کب نافذ ہوگا بعض بدنصیب لیڈر ایسے بھی ہیں جو بد قسمتی سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر مسیح الحق اور قاضی عبداللطیف کا پیش کردہ شریعت بل حکومت نے منظور کر لیا تو ہم اسے تسلیم نہیں کریں گے۔

**اہل حق اور اہل باطل کے درمیان تصادم**

میرے محترم بزرگو! آج ہم نے وعدہ کیا ہے، اللہ سے، کہ نفاذ شریعت کے لئے جس قربانی کی

ضرورت پڑی دریغ نہیں کریں گے اور نفاذِ شریعت کیلئے تمام طریقے استعمال کریں گے، آج آپ حضرات یہاں مردان میں جمع ہوئے ہیں، پرسوں، مانسہرہ میں ضلع ہزارہ کے اکابر علماء اور دارالعلوم کے فضلاء جمع ہوئے تھے، ایک بڑا کنونشن ہوا تھا، کوہستان کے دور دراز پہاڑی علاقوں سے بڑے بڑے علماء تشریف لائے تھے اور مجھ ناچیز سے شریعت کے نفاذ کیلئے بیعت کی تھی، ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں علماء اور اہل حق نے فرنگی کا مقابلہ کیا اور آج تک علماء اہل حق اہل باطل سے برسرِ پیکار ہیں، اسلام کو خطرہ نہیں، ہمارے اور تمہارے ایمان کو خطرہ ہے۔

### احیاء اسلام کیلئے اکابر اور فضلاء حقانیہ کی قربانی

اے علماء کرام، اے فضلاء عظام! آئیے دین اسلام اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احیاء کی کوشش کریں، جس طرح شاہ عبدالعزیزؒ نے قربانی دی، شاہ ولی اللہؒ نے قربانی دی شہدائے بالا کوٹ نے قربانی دی ہم بھی اس قربانی اور انکے نہج پر قربانی کیلئے تیار رہیں، آج بھی الحمد للہ علماء خصوصاً دارالعلوم کے فضلاء غفلت میں نہیں بلکہ اہل باطل سے مختلف محاذوں پر برسرِ پیکار ہیں یہ مولانا جلال الدین حقانی جو پچھلے دنوں زخمی ہوئے آپ ہی کے دارالعلوم کے فاضل ہیں جس طرح ملک بھر کے دینی مدارس میں فضلاء حقانیہ کام کر رہے ہیں اس طرح جہاد افغانستان میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں رہے اور الحمد للہ کہ آج ہر مدرسہ، ہر محلہ میں دارالعلوم کا کوئی نہ کوئی فاضل مصروفِ خدمتِ دین ہے اور آج جو اسمبلی میں شریعت بل پیش ہوایہ بھی فضلاء حقانیہ کی مساعی کا ثمرہ ہے، آپ حضرات عقل مند ہیں، دانا ہیں، ہوشیار ہیں اور سمجھدار ہیں، میں کمزور ہوں، بوڑھا ہوں، نظر بھی بہت کمزور ہے مگر جب یہ تصور دامن گیر ہوا کہ امت من حیث المجموعہ روبہ تنزل ہے، امت کی یہ زیبوں حالی دیکھ کر غفلت کا احساس ہونے لگتا ہے کہ خدا کو ہم کیا منہ دیکھائیں گے کہ تیرے دین کی کیا خدمت کر کے لائے ہیں؟

شریعت بل کے نفاذ کی تحریک اور مطلقاً نفاذِ شریعت کے لئے علماء اور فضلاء کا فرض ہے کہ وہ قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں، میں پھر کہوں گا کہ ہمارے ملک کے سیاستدانوں نے آنکھوں پر پٹی باندھ لی ہے اور تعصب میں آگئے ہیں، بے نظیر کی وزارت اور اقتدار کیلئے تائید کی ایک تحریک بھی شروع ہے، ہم بھی آخر میں عرض کریں گے کہ ہم نے شریعت بل کے سلسلہ میں بہت توانائی خرچ کی ہے اور اسے نافذ کرانے کے لئے ہر طرح سے کوشش کریں گے۔

## سوشلزم، کمیونزم کا سیلاب اور اس کا سدّ باب

۱۶۔ اپریل ۱۹۸۶ء کو مدرسہ معراج العلوم ہنوں میں شیخ الحدیث صاحبؒ کا خطاب

کلمات تشکر: محترم بزرگو! علماء کرام، مشائخ عظام اور محترم دوستو! آپ حضرات کے سامنے تقریر کی ضرورت نہیں سمجھتا آپ خود علماء اور فضلاء ہیں ساری باتیں آپ کے سامنے کہہ دی گئی ہیں ایک دو باتیں عرض کر دیتا ہوں، آپ حضرات نے عظیم استقبال کی صورت میں مجھ ناچیز کی قدر افزائی کی ہے جس ولولہ، جوش، خلوص اور محبت کا اظہار کیا ہے یہ خالص دین کا جذبہ ہے، آپ حضرات علماء ہیں اور زیادہ تر دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء ہیں آپ نے قدر افزائی کی ہے یہ خالص دین دوستی اور علم پروری ہے ورنہ میری کوئی حیثیت نہیں۔ سوشلزم ایک عظیم فتنہ: آج اگر ایک طرف ارباب اقتدار دوغلی پالیسی اور منافقت کا عمل اختیار کئے ہوئے ہیں تو دوسری طرف سوشلزم کا عظیم فتنہ پھر سے بیدار ہو گیا ہے ایک طوفان ہے جس نے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے یہ اجتماع جس میں کم سے کم پانچ ہزار علماء ہیں اور مجمع کی تعداد دس ہزار سے بھی زائد ہے، اس کے داعی عبدالحق کی کیا پوزیشن ہے، کیا حیثیت ہے میرے پاس کیا ہے؟ نہ دولت ہے، نہ وجاہت ہے، نہ جوانی ہے اور نہ صحت ہے۔ آج آپ بھی سوچ رہے ہیں اور تقریباً ہر مکان میں ہر گھر میں، گلی کوچہ میں فتنے کی آمد اور سوشلزم کے سیلاب کا تذکرہ ہے، آپ کا اجتماع اس کا جواب ہے، آپ کے عزائم اور آپ کا ولولہ اس کے لئے مضبوط بند ہے، آپ کے عظیم اجتماع نے ثابت کر دیا ہے کہ ہم ارباب اقتدار کی دورنگی پالیسی کو ٹھکراتے ہیں اور دہریت، کمیونزم اور سوشلزم کو بھی ٹھکراتے ہیں ایک مداری کے پیچھے احمقوں کی دنیا جمع ہو جاتی ہے، آج ایک عورت کے پیچھے پوری قوم سرپٹ دوڑ پڑی ہے مگر یاد رکھنا اس سے دین کا اور اسلام کا کوئی نقصان نہیں اسلام محفوظ ہے **إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ** (الحجر: ۹) خطرہ ہے تو ہمیں ہے، آپ کو ہے کہ ہمارا ایمان باقی رہتا ہے یا نہیں؟ آپ یہ ثابت کر رہے ہیں کہ اس ملک کے مسلمان بغیر دین اسلام کے کسی چیز کو پسند نہیں کرتے، الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ آج دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء ہر میدان میں باطل کا مقابلہ کر رہے ہیں، اللہ نے ان کے علم میں اور ان کے عمل میں برکتیں رکھ دی ہیں۔

اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے حاضری: آپ حضرات سے کافی عرصہ سے ملاقات کا موقع نہیں ملا تھا، حفاظتِ دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے اپنے فضلاء سے اور آپ حضرات علماء سے ملاقات کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، الحمد للہ کہ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اوّل روز سے ایسے کارنامے انجام دے رہے ہیں جو ہر لحاظ سے نمایاں ہیں پاکستان کے اکثر دینی مدارس میں دارالعلوم ہی کے فضلاء مصروف درس ہیں تعلیم میں، تبلیغ میں، اشاعتِ دین میں تصنیف و تالیف میں سیاست میں اور جہاد میں پیش پیش

ہیں، جہادِ افغانستان میں قیادت دارالعلوم کے فضلاء کے ہاتھ میں ہے، یہ مولانا جلال الدین حقانی مولانا دیندار حقانی مولانا یونس خالص یہ سب دارالعلوم کے روحانی فرزند ہیں، یہ دیکھئے! مولانا نصر اللہ منصور موجود ہیں ان سے آپ پوچھ سکتے ہیں کہ جہادِ افغانستان میں دارالعلوم کے فضلاء کا کتنا حصہ ہے؟

**شریعت بل کے خلاف اہل باطل اور منافقین کا اتحاد**

حضرات علماء کرام! آج پھر مسلمانوں پر ملک پر اور اہل اسلام پر خطرناک اور نازک حالات آگئے ہیں شریعت بل کے خلاف باطل طاقتیں منظم ہو کر آگئی ہیں، سوشلسٹ، دہری، شیعہ اور مرزائی اس کو دبانے اور نامنظور کرانے کی تحریک چلا رہے ہیں، حکومت کو دھمکیاں دے رہے ہیں دوسری طرف حکومت، شریعت بل اور شرعی نظام کے نفاذ کے بارے میں تاخیری حربے استعمال کر رہی ہے اور پھر لوگوں سے پوچھا جا رہا ہے کہ تمہیں شریعت کا قانون چاہیے یا نہیں؟ حیرت ہے کہ پاکستان کس لئے بنا تھا، ریفرنڈم کس لئے ہوا تھا، الیکشن میں کونسا نعرہ تھا، یہ سب کچھ اسلام اور نظامِ شریعت کے نام پر ہوا مگر ابھی تک اسلام کے بارے میں کوئی پیش قدمی نہیں ہوئی؟ ہم سمجھتے تھے کہ اسمبلیاں قائم ہوں گی تو سب سے پہلا کام اسلام کا نفاذ ہوگا مگر بد قسمتی سے علماء کم تعداد میں پہنچے اور باقی تو وہی ہیں جو اسلام کے ابجد سے واقف نہیں ہیں آج کہا جا رہا ہے کہ ہم نے مارشل لاء ہٹا دیا، ہنگامی حالات ختم کر دیئے، جلسہ جلوس کی اجازت دیدی، جمہوریت کا تحفہ دیدیا، مگر ہمیں اس سے کیا غرض؟ جس کام کے لئے تم نے ریفرنڈم کیا تھا، اسمبلیاں بنائیں، وہ تو اسلام کے نفاذ کیلئے تھیں، تو ہم پوچھتے ہیں یہ پانچ ہزار علماء پوچھتے ہیں، یہ کروڑ ہا مسلمان پوچھتے ہیں کہ تم نے اسلام کے نفاذ کے لئے کیا کیا؟

**حکمرانوں کی وعدہ خلافی نے بے دینوں کو اکٹھا ہونے دیا**

آج جو بے دینی کا طوفان آیا ہے، آج جو وطن توڑ دینے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں، آج جو صوبائی اور قومی تعصب کی لہر نے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، آج جو بے دین قوتیں پھر اکٹھی ہو گئی ہیں، یہ سب اس لئے ہے کہ تم اسلام کے قانون کے نافذ کرنے کے جھوٹے وعدے کرتے رہے یہ اس بات کی سزا ہے کہ تم نے اسلام کے نام پر پاکستان بنایا مگر عملاً اس سے کنارہ کشی کی آپ جانتے ہیں میں کمزور ہوں، عوارض میں گھرا ہوا ہوں مگر میں چاہتا ہوں خریدارانِ یوسف میں نام لکھوا دوں، مگر مرتے مرتے بھی جس بات کو حق سمجھتا ہوں، جس راہ کو درست پاتا ہوں وہ آپ پر واضح کر دوں، وہ حکومت پر واضح کر دوں، حق کا اعلان کر دوں تو یہ میرے لئے سعادت ہے

علماء فضلاء کا پیغام حکمرانوں کے نام: ان شاء اللہ اس ملک میں جمعیۃ علماء اسلام کی بات چلے گی اس ملک میں علماء کی اور حقانی فضلاء کی بات چلے گی، اس کے لئے آپ کو بڑی قربانیاں دینی ہوں گی، میں سی آئی

ڈی والوں سے کہتا ہوں کہ آج یہاں پانچ ہزار علماء جمع ہیں، ہر عالم اپنے اپنے شہر کا نمائندہ ہے۔ یہ سرحد کا نمائندہ اجلاس ہے تم صدر کو اور وزیراعظم کو ہمارا پیغام پہنچا دو کہ اس ملک میں ہم صرف اسلام چاہتے ہیں امریکہ والا اسلام نہیں، روس والا اسلام نہیں، صرف اور صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا اسلام چاہتے ہیں۔

بوڑھا ہو کر جگہ جگہ جا کر صحابہؓ کی نقل اتارتا ہوں

میں اپنے فضلاء کی خدمت میں اور آپ حضرات علماء کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میں ضعیف العمر ہوں اب چلنے پھرنے کے قابل نہیں مگر مجھے یہاں ایک جذبہ لایا ہے میں ہزارہ میں بھی گیا اور مردان میں بھی علماء کو دعوت دی اور ان سے بات کی، آج آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، میں بوڑھا ہوں مگر صحابہؓ سے دین کی خدمت اور اعلاء کلمۃ اللہ کا جذبہ سیکھا ہے اب اسکی نقل اتارتا ہوں خیبر کی جنگ میں حضرت علیؓ کی آنکھیں دکھتی تھیں مگر خیال آیا کہ دین کی نصرت کا وقت آپڑا ہے اسلام کو قربانی کی ضرورت ہے اور میں ٹھنڈی چھاؤں میں پڑا رہوں لہذا جذبہ صادقہ نے انہیں اٹھایا اور میدان جنگ میں لاکھڑا کیا اللہ کریم نے ان کے ہاتھ سے خیبر فتح کر دیا ہم بھی کمزور ہیں، گناہگار ہیں مگر کیسے خاموش بیٹھ سکتے ہیں جب دین کو ضرورت ہے تو اللہ کے ہاں کیا جواب دیں گے؟

حکمرانوں کو وارننگ جو صحیح ثابت ہوں

آپ دعا فرمادیں کہ اللہ کریم نصرت فرمادے اور دین کو غلبہ ہو مگر میں ارباب اقتدار پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے سوچ لو شریعت بل منظور کر کے بلاتا خیر نافذ کر دو اگر اب بھی موقع گنوا دیا اللہ کی مہلت کو نہ سمجھا تو یاد رکھنا نہ تم ہو گے اور نہ تمہارا اقتدار، خود بھی تباہ ہو جاؤ گے اور قوم و ملک کو بھی تباہ کر دو گے۔

ہدیہ خوش آمدید

۱۷۔ اپریل ۱۹۸۶ء کو پشاور میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم نے علماء کنونشن بلایا، سرحد بھر سے مشائخ اکابر علماء اور سینکڑوں فضلاء حقانیہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر مشہور صاحب قلم بزرگ مولانا مدار اللہ مددگار نے حضرت شیخ الحدیث برکاتہم کی خدمت میں ہدیہ خوش آمدید کے عنوان سے فارسی نظم میں ایک ہدیہ سپاس پیش کیا جو یہ ہے:

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| اے قائد شریعت و ملت خوش آمدید | اے قطب وقت پیر طریقت خوش آمدید |
| اے ”عبدحق“ مجاہد اسلام مرد حق | اے صاحب عزیمت و عظمت خوش آمدید |
| از ما قبول باد تحیات احترام   | با تحفہ سلام موڈت خوش آمدید    |

رفت ست صیت فضل و کمال ت بہ بحر و بر  
عزم شہادت خدمت و ترویج دین حق  
ما بیعت جہاد بدست تو کردہ ایم  
گوئم بہ رفیقان شہا خیر مقدم  
مقصود شہادت قبلہ راست کردن است  
مارا قبول نیست جز نظام مصطفیٰ  
قرباں کنم جاں ز نظام محمدیؐ  
یار ب نگاہ دراز ہر شر دیار ما  
اے حامل علوم نبوت خوش آمدید  
باشید کامیاب و سلامت خوش آمدید  
اے میر کاروان شریعت خوش آمدید  
باصد خلوص و لطف و محبت خوش آمدید  
اے راہروان جادہ سنت خوش آمدید  
ایں ہست عزم و جذبہ ملت خوش آمدید  
رد کردہ ایم غیر شریعت خوش آمدید  
روش بکن ہنوز شریعت وقار ما

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی قیادت میں پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق دامت برکاتہم جو متحدہ شریعت محاذ کے داعی اور کنوینر بھی ہیں کی خصوصی دعوت پر 29 جون کو 12 مذہبی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے علاوہ سینٹ، قومی اور صوبائی اسمبلی کے اسلام پسند ارکان اور ملک بھر سے اکابر علماء و مشائخ کا جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ دراصل یہ تجویز و تحریک احقر سمیع الحق کی تھی۔ سفر مصر وغیرہ سے قبل حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم، کے مشورہ سے دعوت نامے جاری کر دیے۔ مقررہ تاریخ سے ایک روز قبل سفر مصر وغیرہ سے واپسی پر اجلاس میں شرکت کی۔ جس کے نتیجے میں متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل ہوئی۔ اسی اجلاس میں محاذ کے رہنماؤں نے متفقہ طور پر 7 جولائی کو نو سو تریس بی بی اور شریعت بل کے منوانے اور مکمل نفاذ و اجراء کے سلسلہ میں قومی اسمبلی کے ہال کے سامنے ایک عظیم احتجاجی مظاہرہ کرنے کا اعلان کر دیا۔ وقت اور وسائل کی قلت کے باوجود الحمد للہ متحدہ شریعت محاذ کے کنوینر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم اور شریعت محاذ کے تمام رہنماؤں کی اپیل پر قوم نے متفقہ طور پر لبیک کہا۔

7 جولائی کو نظام شریعت کے پروانوں اور توحید کے متوالوں نے صبح سویرے اسلام آباد پہنچنا شروع کیا۔ 10 بجے تک اسلام آباد کی وسیع سڑکوں پر دنیا کے انسانیت کا گویا ایک سیلاب تھا جو اٹھ آیا۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ حکومتوں کی رکاوٹوں اور شدید بارش کے باوجود مظاہرین قومی اسمبلی ہال تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ مظاہرین میں زیادہ تر مشائخ، علماء و کلاء اور طلباء کے علاوہ متشرع حضرات نے شرکت کی۔ جلوس آخر تک پروقار رہا۔ تین گھنٹے تک مسلسل بارش میں قائدین خطاب کرتے رہے۔ اس طرح یہ مظاہرہ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی اختتامی تقریر اور دعا پر ختم ہوا۔